فقرِ عمرؓ

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ
لَوْ کَانَ بَعْدِی نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ ابن الخطابؓ

نہایت ہی معزز و محترم حاضرین و سامعین میری اور آپ کی آج شدید اللہ کی رحمتوں کا کرم نوازیوں کا اس وقت سلسلہ ہے اور ہم سب کی یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ آج الحمد اللہ تیسری سالانہ مجلس ذکر سیدنا فاروق اعظمؓ جو ستراہ شریف میں منعقد ہوتی ہے آن لائن کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے اور اللہ نے یہ کرم فرمایا کہ تیسرے سال میں یہ مجلس داخل ہوگئی ہے جو وہاں پے ہمارے محبت والے ہمارے بچے اور بچیاں جو یہ عظیم کام سرانجام دیتے ہیں ان کی طرف سے آج یہ مجلس انعقاد پذیر ہے کیونکہ آپ ہر سال یہ خوبصورت اہتمام کرتے ہیں اور یہ فاروقی سسٹرز و فاروقی برادران کا یہ وہ خوبصورت سلسلہ ہے جس پے رشک آتا ہے کہ یہ کتنے قسمت والے لوگ ہیں جو قسمت والوں کا ذکر کرتے ہیں جو بڑے لوگوں کی بات کرتا ہے وہ بڑا ہوتا ہے جو بڑے لوگوں کا ذکر کرتا ہے اللہ اسے بھی بڑا بنا دیتا ہے لہذا ان بزرگوں کے ناموں میں اتنا اثر ہے ان کی گفتگو میں کتنی برکت ہوگی ان کی شخصیات میں کتنی برکت ہوگی اور جہاں انہوں نے زندگی گزاری وہ جگہیں کتنی برکت والی ہوں گی اور جن کمروں میں وہ دفن ہیں وہ کمرے کتنے برکت والے ہوں گے تو لہذا یہ عظیم سعادت جو مجھے اور آپ کو آج مل رہی ہے اس پے ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ سیدنا فاروق اعظمؓ جیسی ہستی کا ذکر ویسے بھی ہماری نسبت بھی فاروقی ہے اور ہم قلباً باطناً ظاہراً سیدنا فاروق اعظمؓ کی محبت والے ہیں آپ ہی کا پیار ہمارے اندر رچا بسا ہے اور یہ میرے پیر و مرشد کی عطا ہے کہ آپ نے ہمیں سیدنا فاروق اعظمؓ کا جو قرب عطا کیا ہے یہ لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں اور اس کا اظہار اس طرح سے ہو رہا ہے کہ آپ ان کی مجالس کر رہے ہیں یہ اصل میں اس فیض کا اظہار ہے جو آپ کے شیخ نے آپ کو سیدنا فاروق اعظمؓ کے حوالے سے دیا ہے کیونکہ تب تک بندہ ذکر کر نہیں سکتا جب تک ادھر سے اس کو signalGreen نہ ملیں یہ ہو نہیں سکتا میرا ذکر کوئی کیوں کرے گا آپ کا ذکر کوئی کیوں کرے گا؟ آپ کے والد کا ذکر کوئی کیوں کرے گا؟ جب تک اس کا اُس کے ساتھ تعلق نہ ہو تو یہ تعلق ہوگا تو ذکر ہوگا یہاں سے تین چار گلیاں دور کوئی شخص رہ رہا ہے کسی مکان میں کسی گلی میں رہ رہا ہے میں اس کا ذکر نہیں کر رہا وہ میرا نہیں کر رہا کیوں کیونکہ ہم دونوں میں کوئی تعلق ہی نہیں ہے تو رہتا وہ بھی دنیا میں ہی ہے اسی گلی میں اس ہماری گلی میں بہت سارے لوگ ہیں میں ان کا نام بھی نہیں جانتا اور نہ ہی ان کی گفتگو کی کبھی تو آج یا جب بھی آپ ان بزرگوں کا نام لیتے ہیں تو یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ ان سے ہمارا تعلق ہے اور وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ہمارے تعلق والے ہیں دونوں ہی جانتے ہیں اکٹھا ہی ہوتا ہے ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ میں اگر یہاں ذکر کروں تو آج انٹرنیٹ کا دور ہے ٹیکنالوجی کا دور ہے موبائل کا دور ہے ویسے بھی اگر آپ اس کو جنرلی بھی لیں آپ آسانی سے ذہن میں رکھ کر سوچیں تو جب بھی کہیں بھی کسی کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ جس کا ذکر ہوتا ہے اسے ضرور پہنچایا جاتا ہے کہ تیرا ذکر وہاں ہوا تھا چاہے اسے دو سال بعد پتا چلے ۵ سال بعد ۱۰ سال بعد پتا چلے لیکن اسے ضرور بتایا جاتا ہے کہ تمہارا ذکر وہاں پے ہوا تھا کہتا ہے ۱۰ سال پہلے تیری بات وہاں ہوئی تھی ایک بار بیٹھے ہوئے تھے تو تیری بات وہاں کی گئی تھی تو اسے علم ہو جائے گا اور اگر دنیا میں نہ بھی ہو تو قیامت کے دن ہو جائے گا اللہ اسے بتائے گا کہ تیری بات فلاں بندے نے کی تھی یہ بڑی سعادت ہے یہ تعلق کی علامت ہے کیسے میں آپ کے ذکر کی بات کروں

؎ کیسے میں تیرے فکر کی تصویر بناؤں — کیا سامنے چراغ اپنا سورج کے دکھاؤں

کس ہستی کا نام لبوں پے آیا ہے کہ آپ کے اوصاف اور آپ کی محبت اگر آپ ہم سے کہہ دیں کہ حضرت پورا ہفتہ بیٹھے رہیں اور گفتگو کرتے رہیں خدا کی قسم تھکن کا ایک پرسینٹ بھی ظاہر نہ ہو اتنا آپ کے ساتھ عزت محبت پیار سے اللہ نے تعلق جوڑا ہوا ہے کہ کسی قسم کا کوئی دوری والا معاملہ ہی نہیں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے ذرہ ڈر بھی لگتا ہے کہ اتنی قربت ہو جاتی ہے اتنا پیار امحبت اچھلتی ہے دل میں کہ وہ برداشت شاید نہ ہو سکے اس قدر آپ کی محبت ہے کہ جی چاہتا ہے کہ آپ ہی کی باتیں ہوتی رہیں سیدنا فاروق اعظمؓ. آپ کی زندگی

سے چند خوبصورت پھول اٹھاتے ہیں آپ اور میں مل کر آپ کی یاد میں چند باتیں کرتے ہیں

ے آؤ مل کر رخ یار کی باتیں کریں   دلبر و دلدار کی باتیں کریں

کیسی ہستی ہیں؟ آپ کیسی اعلیٰ شخصیت ہیں کہ حضور علیہ السلام کے سارے صحابہ اپنی جگہ بڑے اعلیٰ بڑی خوبصورت شانوں کے مالک ہیں اور کوئی بھی آپ کے صحابہ کو کسی بھی طرح سے کمپئیر نہیں کر سکتا نہ کرنا چاہئے نہ ہو سکتا ہے ہر صحابی کی اپنی شان ہے ہر صحابی کا اپنا رنگ مزاج ہے اور سارے صحابہ حضور کے مرید ہیں حضور کے پاس آئے اسلام قبول کیا اور حضور کی خدمت میں پہنچے اسلام قبول کیا اور چاہا حضور کو کہ ہمیں حضور مل جائیں حضور انہیں ملے اسلام قبول کیا صرف **سیدنا فاروق اعظمؓ آپ حضور کی مُراد ہیں سارے صحابہ مُرید ہیں** آپ مراد ہیں یہ پہلا ہی فرق بہت بڑا ہے اسی پے بات ختم ہو جاتی ہے کہ ایک ہے کہ ہم سارے مل کر کہیں

کہ اے مولا! تو ہمارا رب ہے تو دوسرا یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے سے خود کہہ دے ہاں میں تمہارا رب ہوں تو اس میں بڑا فرق ہے تو لہٰذا سیدنا فاروق اعظمؓ اسلام لانے سے پہلے بھی آپ کی شخصیت ضرب المثل ہے کبھی شراب نہیں پی کبھی زنا نہیں کیا کبھی سُود نہیں کھایا کبھی ناحق قتل نہیں کیا کبھی کسی کے ساتھ زیادتی ظلم نہیں کیا ہمیشہ شرافت کے پیکر رہے ہیں اور آپ کی شخصیت میں کمال رعب اور دبدبہ ایسا اثر تھا آپ کے اندر کہ جہاں پے آپ آجاتے آپ کی بات ہی سنی جاتی آپ کی بات ہی ہوتی اور لوگ آپ کو ہی مانتے اور آپ کی بات کو تسلیم کرتے یہ آپ کی شخصیت میں ایک ایسا جادو تھا جو اللہ کی خاص عطاؤں میں سے ہے اسلام لانے سے پہلے بھی بڑی پڑھی لکھی educated شخصیات میں سے تھے کئی زبانیں جانتے تھے لکھنا بھی جانتے تھے پڑھنا بھی جانتے تھے اور خاص طور پر علم الانساب میں بڑے ماہر تھے نسب کا علم بہت زیادہ تھا شعر بھی کہا کرتے تھے آپ کی شخصیت اسلام لانے سے پہلے آئیڈیل مجسمہ تھی اور کوئی کسی قسم کا عیب اس دور میں جو ہر طرف برائیاں ناہوتیں اور ہر شخص جانتا ہے کہ عرب کا وہ وقت کیسا تھا اس کے باوجود آپ پاک و صاف تھے اور بڑی اعلیٰ شخصیت کے مالک تھے اسلام لائے واقعہ طویل ہے بس یہ ذہن نشین رہے کہ آپ کا اسلام جانا حضور علیہ السلام کی دعا سے ہوا۔

آقا علیہ السلام نے ایک دن حضرت عمرؓ اور امر بن ہشام ابو جہل ان دونوں کو ایک جگہ کھڑے دیکھا تو آپ نے دعا فرمائی فرمایا

کہ مولا! ان دونوں عمر میں سے جو تجھے پسند ہے وہ مجھے عطا فرما جو تجھے زیادہ پسند ہے وہ مجھے عطا کر دے تو حضور نے دعا کی تو آپ کی دعا کی برکت سے ایمان لائے اور مانگ کے لیا اللہ سے کہہ کے لیا اللہ سے ڈیمانڈ کی عمر دے دے **تو ڈیمانڈ کون کر رہا ہے؟ محبوب خدا** جس کے پاس کوئی کمی نہیں کس سے کر رہا ہے جس کے پاس بھی کوئی کمی نہیں. اللہ کے پاس بھی کوئی کمی نہیں مانگنے والے کے پاس کوئی کمی نہیں خود رسول خدا محبوب خدا ہیں ساری کائنات کی عظمتیں برکتیں رکھتے ہیں لیکن مانگ رہے ہیں مولا یہ دے دے مانگا تو عمر کو ہی تھا لیکن عمر کے روپ میں سارا اسلام مانگا تھا ان کے چہرے میں ان کے آنے میں اسلام مانگا مولا اگر تو اسلام کی عزت چاہتا ہے اگر اسلام کی برکت اسلام کو شان و شوکت میں پلتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے تو عمرؓ دے دے اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام اور عمر مقابل آ گئے اگر یہ ہیں تو یہ ہوگا اگر یہ ہیں تو یہ ہوگا دونوں ہوں گے تو اسلام ہوگا تو **حضور علیہ السلام نے حضرت عمر کے روپ میں اسلام کو مانگا ہے کیا اعلیٰ شخصیت ہیں میرا مقصد آج آپ کے فقر پے چند باتیں کرنا ہے** کیونکہ آپ کی پوری زندگی کو بیان کرنا کسی بھی بڑے سے بڑے عالم مفکر کے لیئے بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ وہ اتنی وسیع ہے اتنے مضمون ہیں کہ پی ایچ ڈی بھی کی جائیں تو بھی سیرت مکمل نہ ہو تو ان میں سے ایک آپ کی زندگی کا فقر ہے جو سادگی ہے جو عاجزی انکساری ہے اس پر چند باتیں کروں گا لیکن اس سے پہلے چند محبت کی باتیں.

سیدنا فاروق اعظمؓ آپ کی خلافت وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھوں سے متعین کی گئی آپ نے کاغذ پر آپ کا نام لکھا اور آپ اس وقت بستر مرگ پے تھے وصال ہونے کے قریب تھا تو آپ نے کاغذ پر نام لکھ کر صحابہ کو بلایا اور فرمایا کہ اس کے اندر جس کا بھی میں نے نام لکھا ہے تم سب نے اس کی اطاعت کرنی ہے اور اس کو امیر بنانا ہے جس کا بھی میں نے نام لکھا ہے تو سب صحابہ نے فرمایا حضور ہمیں اعتبار ہے آپ نے جس کا بھی نام لکھا ہے ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہی ہمارے امیر ہوں گئے تو ابھی پرچی کھلی نہیں حضرت علیؓ تشریف لائے اور آپ سے بھی کہا گیا کہ سیدنا صدیق اکبرؓ فرما رہے ہیں کہ اس پرچی کے اندر جو بھی نام ہے ہم سب نے ان کی اطاعت کرنی ہے وہ ہی ہمارے امیر ہوں گے حضرت علیؓ مسکرائے اور فرمایا میں اقرار کرتا ہوں کہ جو اس کے اندر لکھا ہے میں ان کی اطاعت میں آؤں گا اگر چہ کہ عمرؓ کا ہی نام ہو جانتے تھے کہ عمرؓ ہی ہو سکتے ہیں تو آپ کو علم تھا کہ عمرؓ کا نام ہے تو جب آپ وصال کر گئے تو سارے صحابہ نے آپ کی بیعت فرمائی سیدنا امام حسنؓ اور امام حسینؓ نے بیعت کی سیدنا علی المرتضیٰ شیر خداؓ نے کی اور سب صحابہ نے آپ کی بیعت فرمائی تو یوں آپ خلافت پے آئے۔

آقا علیہ السلام نے آپ کے بارے یہ فرمایا

کہ عمرؓ کی زبان پے حق بولتا ہے یعنی عمرؓ جب بولتا ہے جو بھی کہتا ہے وہ حق ہے وہ سچ ہے اور حق اللہ کی ایسی زبردست صفت ہے جو اللہ کے علاوہ کسی کو بجتی نہیں یہ کتنی بڑی صفت ہے اللہ کی اللہ حق ہے یعنی ہر جگہ وہ ہی چھایا ہوا ہے اور اسی کی برکتیں ہیں اسی کی رحمتیں ہیں لیکن حضور علیہ السلام نے حضرت فاروق اعظمؓ کی زبان پے کہا حق ہی بولتا ہے جو حق ہے وہ عمر کی زبان پے ہے سیدنا فاروق اعظمؓ جب آپ ایمان لائے تو اس دن حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ نے کلمہ پڑھا جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوتے ہیں چہرے پر خوشی کے اثار ہیں اور فرمایا حضور آج آسمانوں پے چراغاں ہے خوشیاں منائی جا رہی ہیں عمرؓ کے اسلام لانے پے دنیا کے لوگ تو خوش ہیں ہی آسمان والے بھی خوش ہیں پھر ارشاد فرمایا

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگ جاتا ہے

جیسے کہتے ہیں تو مجھے کیا تو تو میرا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتا ایک مثال ہوتی ہے سمجھانے کے لیئے کہا جاتا ہے کہ یہ تو میرے سائے سے بھی ڈرتا ہے میں اس کے سامنے آجاؤں تو اس کا کیا بنے یہ تو میرے سائے سے بھی ڈرتا ہے ایک مثال ہوتی ہے تو ایسے ہی آقا علیہ السلام نے مثال دی یہ بیان فرمایا کہ شیطانیت تو بہت دور کی بات ہے خود شیطان خود ابلیس عمر کا ذکر بہت بڑا عمر کی باتیں بہت بڑی عمر کی گفتگو بہت بڑی آپ کی شخصیت بہت بڑی یہاں تو یہ حال ہے کہ عمر کے سائے سے بھی بھاگ جاتا ہے جہاں پے یہ ہلکہ سا تاثر بھی ہو کہ عمر کا نام بھی لیا جائے گا شیطان وہاں نہیں آسکتا عمر کا نام شیطان کے لیئے لاک ہے یہ لاک کر دیتا ہے شیطان کو جس جگہ کو آپ شیطان کے لیئے لاک کرنا چاہیں وہاں عمر کی بات کریں وہ جگہ لاک ہو جائے گی شیطان بھاگ گیا نام میں اتنی تاثیر ہے شخصیت میں کتنی تاثیر ہوگئی.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ایک دن آقا علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ آئے حضورﷺ نے پوچھا جبرائیل آج کچھ بات کرنے کو دل کر رہا ہے تو فرمایا جی حضور میرا بھی جی چاہتا ہے کچھ باتیں آپ سے وحی کے علاوہ بھی ہوں وحی تو لے کے آتا ہی ہوں قرآن کی ڈیوٹی تو ہے ہی کچھ اور بات بھی ہو جائے تو میرے لیئے خوشی کی بات ہوگئی کہا تو چلو آج مجھے عمر کے فضائل سناؤ میرے عمر کے تو آپؐ نے جب یہ کہا تو سیدنا جبرئیلؑ نے ارشاد فرمایا یہ تو مشکل کام دے دیا اس لیئے کہ میں اگر عمر کے فضائل بیان کروں اور میری عمر اتنی ہو جتنی نوحؑ کی ہے ۹۵۰ سال اور میں اتنی عمر سیدنا فاروق اعظمؓ کے فضائل بیان کرتا رہوں تو آپ کے فضائل ختم نہیں ہو سکتے میری عمر ختم ہو جائے گی تو حضور یہ مشکل کام دے دیا **(سبحان اللہ)**

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

عرفہ کا دن بڑی عزتوں برکتوں کا دن ہے یوم عرفہ ۹ ذی الحج جب ساری امت میدان عرفات میں اکٹھی ہوتی ہے اور اس وقت حج ادا ہو رہا ہوتا ہے اور عرفہ کا دن سارے سال کا نمائندہ دن ہے سارے سال کی برکتیں لیے ہوئے ۹ ذی الحج میدان عرفات کے لوگ یعنی وہ اتنا برکت والا دن کہ اس وقت اگر کوئی چڑیا بھی عرفات کے میدان کے اوپر سے پرواز کر جائے وہ بھی حاجی اتنی برکت لیئے ہوئے وہ دن ہے آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو عرفہ کے دن اللہ ان تمام مومنوں پے فخر کرتا ہے جو میدان عرفات میں ہوں ان پے فرشتوں کے آگے فخر فرماتا ہے کہ یہ میرے بڑے برگزیدہ بندے ہیں تمام لوگوں کا ذکر کرتا ہے لیکن جب ان کا ذکر کر چکا ہوتا ہے تو اے میرے صحابہ سنو عمر کا ذکر اللہ الگ کرتا ہے خاص طور پر عمر کا ذکر کرتا ہے اس کو سب میں شامل نہیں کرتا **(سبحان اللہ)**

تمام بندوں کا ذکر عمومی طور پر ہے اور عرفہ کے دن سیدنا فاروق اعظمؓ کا ذکر خاص طور پر. اللہ خود فرماتا ہے

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب طلوع ہی نہیں ہو

پھر آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے ہر امت میں محدث پیدا کیے میری امت کا محدث عمرؓ ہے تو یہ محدث کیوں کہا؟

محدث وہ ہوتا ہے جس پر بغیر کسی فرشتے کے الہام نازل ہو (سبحان اللہ)

وحی تو نبیوں کے لیے ہے تو یہ وہ ہیں جن کے اوپر الہام اترتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ کم وبیش ۱۸ قران کی آیتیں سیدنا فاروق اعظمؓ کے الہام کے مطابق اتری جو آپ سوچتے جو ذہن میں آتا وہی قرآن بنتا لہذا ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ اس امت کے اندر محدث ہیں پھر آپ کو جو لقب فاروق ملا ہے مدینہ شریف میں دو لوگوں کے درمیان کچھ معاملہ ہوا ایک مسلمان تھا دوسرا یہودی تھا ایک مسلمان تھا لیکن منافق تھا تو طے پایا کہ حضورﷺ کے پاس فیصلہ لے چلو یہودی نے کہا ٹھیک ہے مجھے اعتماد ہے وہ ہمیشہ حق کا ساتھ دیتے ہیں اور اس معاملے میں یہودی حق پے تھا تو آقاؐ کی بارگاہ میں جب یہ مسئلہ پیش ہوا دونوں کی باتیں دلائل سنے تو یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو اس نے کہا کہ میں یہ نہیں مانتا جو آپ نے فیصلہ کیا ہے میں تسلیم نہیں کرتا میں عمر سے فیصلہ کرواؤں گا تو یہودی نے کہا ٹھیک ہے وہاں چلے جاتے ہیں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے معاملہ وہ پیش کرنے لگا تو اس یہودی نے کیا کہ اس سے پہلے کہ تم معاملہ پیش کرو میں انہیں بتا دوں کہ ان کے نبی نے میرے حق میں فیصلہ کر دیا ہوا ہے لیکن یہ مان نہیں رہا کہہ رہا ہے عمر سے فیصلہ کروانا ہے. تو آپ نے جب یہ سنا تو اندر گئے تلوار لائے اور اسی وقت اس کا سر قلم کر دیا قتل کر دیا اسے کہا جو نبی کی بات تسلیم نہیں اس کا فیصلہ عمر کی تلوار کرتی ہے تو جونہی یہ واقعہ ہوا جبرئیل تشریف لائے اور آپ نے آ کے حضور کو بتایا کہ آج کے بعد آپ نے عمرؓ کے نام کے ساتھ فاروق لگانا ہے تو لہذا یہ فاروق جو آپ کے نام کے ساتھ لگایا جاتا ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ واقعہ ہے کی آپ فرق کرنے والے ہیں اصل اور نقل کے درمیان یعنی آپ کا ذکر اصلی لوگ کرتے ہیں یہ اصل اور نقل کے درمیان فرق ہے تو لہذا آپ کا ذکر پھر اصلی لوگ ہی کریں گے ایک طویل لسٹ ہے اور اس قدر حضورؐ کے صحابہ کی جو شانیں ہیں وہ بلندیوں پے ہیں اس کی کوئی جھد بنانا ممکن نہیں تو یہ آپ کی شان و شوکت ہے اور آپ کے درجے ہیں مقام ہیں اور اللہ نے قرآن میں واضح فرمایا۔

اللہ آپ کے لیئے کافی ہے اور یہ جو بھی آپ کی اتباع میں مومنوں سے آیا ہے یہ بھی آپ کے لیئے کافی ہے

تو حضور علیہ السلام کے اس صحابی کی شان قرآن نے بھی بیان کی تو اللہ نے بھی آپ کے جو خصوصی درجے اور مقام ہیں ان کا ذکر خیر کیا حضورﷺ نے کیا دیگر صحابہ بھی حضرت فاروق اعظم کے گن گاتے رہے اور قیامت تک آپ کی زندگی کے جو خوبصورت ایام ہیں ان کا ذکر امت کرتی رہے گی. آپ کی زندگی میں جو فقر ہے آپ کا جو انکساری اور عاجزی ہے ایک طرف تو یہ حال ہے کہ روم اور شام کی طرف فوجیں بھیج رہے ہیں ایک طرف یہ حال ہے کہ قیصر و کسرا کے سفیروں کے ساتھ معاملے چل رہے ہیں ایک طرف یہ حال ہے کہ حضرت ابو موسی شرعی اور خالد بن ولید اور سعد بن ابی وقاصؓ جیسے جری جو مجاہدین ہیں ان سے باز پرس ہو رہی ہے امیر معاویہ سے باز پرس ہو رہی ہے خالد بن ولید سے باز پرس ہو رہی ہے کیا کر رہے ہیں کس طرح آگے مشن لے کے چل رہے ہیں کدھر اس وقت فوجیں موجود ہیں کدھر اس وقت پیش قدمی ہو رہی ہے سارے معاملات طے ہو رہے ہیں اور دوسری طرف حالت یہ ہے کہ جو لباس پہنا ہے اس پے دس پیوند ہیں سر پے پھٹا ہوا امامہ ہے اور جو جوتی پہنی ہے وہ بھی ٹوٹی ہوئی ہے اور اکثر کام کرتے کرتے تھک جاتے ہیں تو مسجد کے صحن پے ہی لیٹ جاتے ہیں اور وہیں سو جاتے ہیں تھکاوٹ ہو گی ہے وہی سو گئے ہیں اس قدر طبیعت میں عاجزی اس قدر سادگی ہے **(سبحان اللہ)**

آپ کی طبیعت کے اندر یہ چیزیں کہ اکثر دیکھا گیا کہ کندھے پے پانی کی مشک اٹھائے ہوئے جا رہے ہیں تو پوچھا جاتا ہے حضور کہاں جا رہے ہیں کہا ایک بیوہ کے گھر پانی دینے جا رہا ہوں تو ایک طرف یہ حال ہے کہ آپ کے رعب سے عرب و عجم کانپ رہے ہیں بڑے بڑے سلاطین آپ کا نام سن کر لرز اُٹھتے ہیں زمین دہل جاتی ہے جدھر قدم اُٹھاتے ہیں اور دوسری طرف یہ حال ہے کہ ایک بیوہ کے گھر پانی پہنچانے خود جا رہے ہیں یہ آپ کی زندگی کے وہ پہلو ہیں کہ جس کو سوائے سیدنا فاروق اعظمؓ کے آج تک کوئی پیش نہیں کر سکا کوئی پیش نہیں کر سکا اور آج تک اس کی نظیر دنیا میں ناپید ہے بار ہا بار مکہ سے مدینہ کا سفر کیا ہے اور مدینہ سے مکہ آئے ہیں ظاہر ہیں امیر ہیں بہت سارے معاملات میں جانا پڑتا تھا تو مکہ سے مدینہ کا سفر جتنی بار بھی کیا ہے کوئی خیمہ ساتھ نہیں لیا راستے میں جہاں کہیں بھی رکے ہیں کسی درخت کے اوپر کپڑا ڈالا ہے اور وہیں لیٹ گئے ہیں. کوئی خیمہ کوئی گارڈ ساتھ نہیں لے کر چلے ہمیشہ اکیلے گئے ہیں اور کسی کو اپنی نوکری اور اپنی حفاظت کے لیئے کبھی متعین نہیں کیا کوئی گارڈ کبھی نہیں رکھا ہمیشہ اسی طرح روانہ ہوئے شام کے سفر پے روانہ ہوئے اپنے خادم کے ساتھ تو راستے میں رفع حاجت کے لیئے تشریف لے گئے واپس آئے تو جلدی میں پہلے ہی وقت کافی ہو گیا ہے تو جلدی میں اپنے خادم کے اونٹ پر بیٹھ گئے تو چل پڑے اس نے کہا حضور یہ تو میرا اونٹ ہے تو فرمایا کوئی بات نہیں تم میرے اونٹ پر بیٹھ جاؤ وقت کافی ہو چکا ہے اور یوں ملک شام تک آپ پہنچتے ہیں جب عیسائی آپ کو

وہاں پے دیکھتے ہیں کہ آپ معائنہ کرنے کے لئے آ رہے ہیں تو عیسائی بار بار کبھی خادم کے اونٹ کو دیکھتے ہیں کبھی آپ کے اونٹ کو حیران ہوتے ہیں یہ سمجھ نہیں آ رہی یہ کس پر بیٹھ گئے ہیں سیدنا فاروق اعظمؓ مسکرا کے اپنے خادم سے کہتے ہیں کہ یہ سوچ رہے ہیں کہ شاید یہاں وہ عجم والی شان وشوکت ہوگی یہاں وہ شان وشوکت کہاں **(سبحان اللہ)**

پھر ایک بار سفرحج کے لیئے گئے مدینہ سے مکہ کی طرف سفر حج ہے تو طویل راستہ ہے لوگ بھی ساتھ کافی ہیں راستے میں قیام کا وقت آ گیا تو قیام کیا تو آپ نے جلدی سے اپنے لیئے چند سنگریزے اکٹھے کیئے پتھر وغیرہ تو انہیں اکٹھا کر کے ڈھیر سا بنایا اور اس پر کپڑا ڈالا اور اس کو سرہانہ بنالیا اور اسی پر سر رکھ لیا **(سبحان اللہ)**

تو اس قدر طبیعت میں سادگی اس قدر عاجزی کا انداز ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں دی جا سکتی کسی بادشاہ نے ایک کرائے کے قاتل کو متعین کیا سیدنا فاروق اعظمؓ کے قتل کے لیے کہ ختم کرآؤ تو یہ چھپتا چھپاتا مدینہ پہنچا اور اس نے پوری جاسوسی کی کہ آپ کا گھر کہاں پے ہے اور آپ کس وقت کہاں جاتے ہیں تو جب طے شدہ دن اور وقت پر وہ آیا کہ کام تمام کرنا ہے رقم مل چکی ہے تو پوچھا کسی سے کہ میں نے کوئی مسئلہ پوچھنا تھا فاروق اعظمؓ سے وہ کدھر ہوں گے کہا اس وقت ان کی ڈیوٹی کا وقت ہے اس وقت وہ رزق حلال کے لیے جاتے ہیں تو اس وقت وہ مدینہ سے باہر فلاں جگہ پر بکریاں چرا رہے ہوں گے تو بڑا حیران ہوا کہ یہ تو میرے شیڈول میں نہیں تھا کبھی سوچا نہیں صرف رہائش گاہ دیکھی کہ ادھر ہی بادشاہ بیٹھتا ہو گا تو آپ کو ڈھونڈتے ہوئے مدینہ سے باہر نکلتا ہے دیکھتا ہے کہ آپ ایک میدان کے اندر ایک سائے والی جگہ اکیلے آپ اپنے ہاتھوں کا سرہانہ بنائے لیٹے ہوئے ہیں قریب بکریاں چر رہی ہیں اور اس نے دیکھا کہ موقع بہت اچھا ہے اپنا کام کروں قریب گیا تلوار اٹھائی اس سے پہلے کہ وہ تلوار کا وار کرتا دو شیر غراتے ہوئے اس کے اوپر جھپٹ پڑے۔ اس نے آواز دی یا امیر المومنین بچائیں مجھے آپ اس کی بات سے جاگ گئے دیکھا کہ دو شیر ہیں اور بلکل جھپٹنے کے لیئے تیار ہیں آپ نے انہیں اشارے سے روک دیا پوچھا کہ کون ہو اور یہ کیا کر رہے تھے اس نے فوراً اعتراف جرم کیا اور کہا کہ مجھے معاف کر دیں میں تو اس ارادے سے آیا تھا اور حیران ہوا کہ آپ کے پاس کوئی نہیں ہے جو آپ کی حفاظت کرے۔ تو آپ نے **فرمایا**

کہ جس کی حفاظت اللہ کرتا ہے اسے کسی کی حفاظت کی ضرورت نہیں ہے

تو اس قدر طبیعت میں سادگی کے انداز ہیں خود سیدنا علیؓ آپ کی تعریف فرماتے ہیں کہ **عمر تمہارے انداز حکمرانی کی وجہ سے آنے والے حکمرانوں کو بہت بڑی مشکل ہوگئی ہے** آنے والے جتنے قیامت تک حکمران آئیں تو نے انہیں مشکل میں ڈال دیا ہے امتحان میں ڈال دیا کیوں دیکھا ایک دن کہ بھاگتے جا رہے ہیں مدینہ کی گلی میں پوچھا عمر کدھر کا ارادہ ہے اتنی تیزی سے کہاں جا رہے ہو کہا بیت المال کا اونٹ گم ہو گیا ہے تو میں اسے تلاش کرنے نکلا ہوں جلدی سے ادھر اُدھر بھاگ جائے گا دور چلا جائے گا تو عوام کا مال ہے تو کہیں گم نہ ہو جائے فرمایا حضور آپ کسی خادم کو کہہ دیں کسی کو آواز دے دیتا ہوں ٹھہر جائیں کہا نہیں علی مجھ سے بڑا کوئی خادم نہیں ہے میں سب سے بڑا خادم ہوں تو جب یہ کہا تو حضرت علی نے ایک جملہ بولا کہا میری بھی بات سنتے جاؤ تم نے قیامت تک کے لوگوں کو بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے اب تیرے جیسا کون بنے گا اب تیرے جیسی ادا یہ کون لائے گا اس طرح کے اسوہ حسنہ کون لائے گا حکمران ہم کہاں سے ڈھونڈتے پھریں گے عمر تم نے بہت بڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے۔

اتنی طبیعت میں عاجزی اور سادگی تھی کی بیت المال میں جو اونٹ آتے تھے ان اونٹوں کی نگہداشت کے لیئے خدام ہوتے تھے لیکن آپ خود ان کا معائنہ کرنے جایا کرتے کہ کسی اونٹ کو کوئی مسئلہ تو نہیں ہے کوئی بیماری تو نہیں اور آپ اپنے ہاتھوں سے اونٹوں کے جسموں کو تیل ملا کرتے تھے اور ڈیوٹی آپ خود سرانجام دیتے تھے تو لہذا عرب وعجم جس کے نام سے لرزتے ہوں بڑے بڑے سلطان جس کے آگے پانی پھرتے ہو اور زمیں سمٹی ہو اور ہوائیں آپ کی غلام ہوں آگ آپ کے حکم کے آگے بے بس ہو جائے چلتا ہوا پانی اگر رکا ہے تو چل پڑے یہ ساری ادائیں اگر ایک شخص میں اکٹھی ہو جائیں تو اس کو عمر کہتے ہیں یہ ساری ادائیں آپ کے اندر ہیں تو اس قدر آپ نے اپنی زندگی میں فقر کو اپنائے رکھا ہے کہ جو رات کا گشت ہوتا تھا اسکی کوئی نظیر نہیں اور رات کے گشت میں سردیاں ہوتی تو موٹی چادر لے لیتے اور رات میں گشت کرتے گرمیاں ہوتی تو بھی آپ رات کے وقت نکلتے اور گشت کیا کرتے ایک رات ایسا ہوا کہ آپ نے اپنے خادم کو ساتھ لیا ہوا تھا تو آپ گشت فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا

اے اسلم! جی چاہ رہا ہے کہ مدینہ سے باہر بھی ذرہ جا کر دیکھیں کہ باہر اس وقت کیا حالات ہیں مدینی سے باہر چلتے ہیں اندر تو ہو گیا گشت کہا جی حضور تو آپ مدینہ سے باہر کی طرف روانہ ہو گئے تھوڑی دور گئے تو آپ نے ایک کافلہ دیکھا کافلہ آرام کر رہا ہے لوگ سوئے ہوئے ہیں خیمے لگے ہوئے ہیں اور آگ جل رہی ہے تو آپ اس خیال سے کہا آگ جل

رہی ہے لوگ سو رہے ہیں کہیں کوئی نقصان نہ ہو جائے اگر خیمے میں آگ لگ گئی نقصان ہوگا شاید بجھانا یاد نہیں رہا آگ کی طرف گئے تو دیکھا کی ایک عورت ہے اور آگ کے اوپر برتن پڑا ہوا ہے آپ نے سلام کیا اور جواب ملا.اور پھر آپ نے پوچھا کیا بات ہے رات کے اس پہر میں تم جاگ رہی ہو۔اور رات کو تم نے آگ جلائی ہوئی ہی ہے بچے پاس ہیں کیا مسئلہ ہے تو وہ رو پڑی اس نے کہا میں اس وقت اس حالت میں ہوں کہ میرے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے اور اس برتن میں پتھر ہیں اور پانی اُبل رہا ہے یہ بچے رو رہے ہیں انہیں کھانے کے لیئے دینا ہے ان کو یہ کہا ہوا ہے کہ ابھی کھانا پک رہا ہے تو جونہی وقت گزرتا جائے گا تو یہ بچے بیچارے رو پٹ کے سو جائیں گے اور میری آج کی رات گزر جائے گئی کہذا میں ان بچوں کی بھوک کے لیے جاگ رہی ہوں کسی طرح سے یہ سو جائیں صبح اللہ کوئی سبب لگائے گا.حضرت عمرؓ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی

آپ نے فرمایا

ٹھہرو یہیں رکو آپ واپس آئے. بیت المال میں پہنچے کھانے پینے کا سامان آٹا گھی چینی سبزیات اور جو اس وقت مصالحہ جات اور بوری آٹے کی سارا سامان لیا آٹے کہ بوری اپنی کمر پے ڈال لی اور نکلے واپس جانے کے لیے خادم نے کہا حضور مجھے دے دیں میں اسی خدمت کے لیے ساتھ چل رہا ہوں کہا نہیں تم قیامت کے دن میرا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے لہذا مجھے ہی جانے دیں وہ خاصی بھاری تھی پھر بھی آپ اسے اُٹھا کر اس عورت تک پہنچاتے ہیں جب لے کے پہنچتے ہیں تو آپ اس کو دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم تسلی سے اس کو بناؤ آپ بچوں کو دھیان میں لگاتے ہیں عاجزی ملاحضہ کیجیے محبت کا انداز دیکھئے تو پھر آپ بچوں کے ساتھ کھیل رہے بچوں کے ساتھ گھوڑا بن جاتے ہیں کبھی ادھر جا رہے ہیں کبھی ادھر جا رہے ہیں اور وہ عورت آٹا گوندرہی ہے پھر گھی چینی ڈال کر حلوا سا بن گیا جب اس کو آگ کے اوپر رکھا تو اس کی خوشبو مہک اُٹھی بچوں کے چہرے کھل اٹھے جب یہ خادم اسلم نے دیکھا تو کہا حضور اب ہم چلیں ہمارا کام نہیں ہے ہر شے دے دی ہے اب واپس چلتے ہیں کیونکہ ماں بچوں کو کھلا دے گئی ماں کے لیے مال کافی ہوگیا ہے آسانی ہوگئی ہے ہمیں اجازت لینی چاہیے لیکن آپ نے کوئی جواب نہیں دیا آپ ایک طرف بیٹھ گئے اس عورت نے وہ پکایا پکا کے بچوں کو جب کھلایا تو بچے خود ہی کھیل رہے ہیں کبھی ادھر کبھی اُدھر تو حضور سیدنا فاروق اعظم بیٹھ کے ان کو دیکھ رہے ہیں مسلسل دیکھتے جا رہے ہیں مسکرا رہے ہیں ہنس رہے ہیں اور پھر اٹھ کے اشارے سے اجازت طلب کرتے ہیں وہ عورت بھی خوش ہو کے اجازت دیتی ہے آپ واپس چلتے ہیں تو خادم پوچھتا ہے حضور میں نے بھی تو کہا تھا.کہ آپ اٹھ جائیں پہلے کیوں نہیں اُٹھے تو فرمایا کہ اے اسلم! میں نے ان بچوں کو روتے ہوئے دیکھا تھا میں جب تک انہیں ہنستے ہوئے نہ دیکھتا مجھے چین نہیں آنا تھا لہذا جب میں نے انہیں ہنستے دیکھا ہے تو مجھے سکون آ گیا ہے اس لیے میں نے پھر اجازت لے لی ہے تو ایک ایسا نازک دل والا شخص کسی کو روتے ہوئے نہ دیکھ سکے کسی کے بچے کو اس حالت میں نہ دیکھ سکے کہ وہ بھوک کے آلم میں ہے اور وہ جاگ کر تمام چیزیں اس تک پہنچائے۔

وہ عمر اس عمر کی بات ہو رہی ہے تو یہ آپ کی زندگی کے وہ اعلیٰ معاملات ہیں کہ اتنی عظیم برکت ہونے کے باوجود اتنی اعلی شخصیت ہونے کے باوجود اپنے لیے کیا دعا کر رہے ہیں.اتنا کچھ کیا ہے؟اتنی برکت رحمت ہے اور اتنی فضیلتیں خود بھی تو سنی ہوں گی حضور علیہ السلام نے جب یہ لفظ بولیں ہوں گے تو کیا عمر کے کانوں میں نہیں گئے ہوں گے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا.گئے ہوں گے اور اتنی آپ نے فضیلتیں اور آپ کی جو شانیں تھی وہ آپ کو بھی تو پتا چلی ہوں گئی اور پھر آپ خود جو خدمت دین کرتے رہے وہ بھی تو آپ کو پتا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں دعا دیکھیں کیا مانگ رہے ہیں **آپ فقر کی انتہا دیکھیں دعا کیا مانگی اپنے لیے**

کاش! عمر عمر نہ ہوتا ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا.کہ اس سے کوئی باز پرس نہ کی جاتی اس سے کوئی پوچھ نہ ہوتی اس سے کوئی سوال جواب قیامت کے دن نہ کیا جاتا میں اللہ کے سوال جواب کے سامنے کھڑا کس طرح ہوں گا مجھ سے نہیں ہوگا کاش ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا یہ خوبصورت جو آپ کی ادائیں ہیں جو انداز ہیں یہ خوبصورت آپ کی زندگی کی اعلی جو برکتیں ہیں کہ آپ نے اپنے لیے یہ دعا مانگی اور پھر جب آپ کا وصال ہونے کے قریب آیا تو سیدہ عائشہؓ کی خدمت اقدس میں آپ نے اپنے غلام کو بھیجا اور کہا کہ جا کے اماں جان سے کہنا کہ مجھے حضور ﷺ کے ساتھ جگہ دے دی جائے مجھے آپ کے حجرے میں دفن کیا جائے سیدہ عائشہؓ نے کیسی ہماری ماں ہیں؟ کیسی شانوں والی ماں اتنی عظیم ماں کہ اس نے کیا خوبصور جواب دیا اس نے کہا کہ عمر صحیح کہہ رہا ہے کوئی شک نہیں اس میں کہ وہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی کہ وہاں میرے خاوند ہیں اور میرے والد ہیں میرا ارادہ یہ تھا کہ مجھے وہاں میرے لیے بہتر رہے گئی میرے خاوند بھی ہیں اور میرے والد بھی ہیں لیکن عمر نے اسلام کی اتنی خدمت کی ہے اسلام کا اتنا تم نے جھنڈا بلند کیا ہے اسلام کے لیئے اتنی قربانیاں ہیں اسلام کے لیے اتنا بڑا حصہ ہے جو تو نے اسلام کے لیے کیا ہے میں اپنی وہ جگہ تجھے پیش کرتی ہوں تجھے عنایت کرتی ہوں میری طرف سے عمر کو یہ پیغام دے دو

میری طرف سے اجازت ہے تو سیدہ عائشہؓ نے اپنی حجرہ مبارک کی پرنور جگہ سے گنبد خضرا کہتے ہیں جسے سبز گنبد کہتے ہیں جس گنبد کے اندر تمام کائنات کے مومنوں کی جان ہے جو ساری کائنات کی محبتوں کا مرکز ہے جو ساری کائنات کے عشق ومحبت کا سینٹر پوائنٹ ہے وہاں سیدنا فاروق اعظمؓ کو جگہ ملتی ہے اور آپ وہاں دفن کئے جاتے ہیں.اور اسلام کا یہ سُرخیل رخشندہ ستارا یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اس جگہ پے جہاں **حضور علیہ السلام کا روضہ انور ہے صبح ستر ہزار آتے ہیں شام ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اور آکے درود وسلام کو نظرانے پیش کرتے ہیں تو وہ نظرانے صرف حضور پے نہیں جا رہے.وہ ابوبکر وعمر دونوں پے جارہے ہیں دونوں پے وہ نظرانے جا رہے ہیں دونوں نے جو حضورﷺ کی خدمتوں کے جو حق ادا** کیئے دونوں نے جو اپنی زندگیوں کو دین کے لیئے وقف کیا وہ دونوں اس کے حق دار اور وہ درود وسلام صرف ایکلے حضور پے نہ سمجھیں ان دونوں پے بھی جارہے ہیں.اور اللہ نے پھر کمال حکمت سے ان دونوں کو حضور کے مزار میں اکٹھا کر دیا اتنی عزت وبرکت کہ اگر ان کی قبریں زمین کے کسی اور حصے پے ہوتی تو مخلوق کو سمجھ نہ آتی کہ ابوبکر کے مزار پے جائیں یا مدینے جائیں یا فاروق اعظمؓ کے مزار پے جائیں.اس قدر برکت ورحمت لیئے ہوئے یہ دونوں بزرگان کمال حکمت سے ان دونوں کو حضور کے قدموں میں جگہ دے دی گئی.تو ایسی عاجزی لے کر اتنے حسین انداز لے کر سیدنا فاروق اعظمؓ جیسا عظیم حکمران کہ آپ کی زندگی کی مثال دینا اور آپ کی زندگی کے معاملات کو آج دنیا میں ڈھونڈنا ناممکن ہو چکا ہے اور آج تک جتنے بھی مورخ آئے بڑے بڑے تاریخ دان آئے ہیں جن میں بڑے بڑے نام ہیں ابن سینا ابن خلدوم ہے اور دیگر بڑے بڑے نام ہیں وہ سب جب سعدنا فاروق اعظمؓ کہ زندگی کو پڑھتے ہیں ان کے اوپر ریسرچ کرتے ہیں تو یہ کہنے پے مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر دنیا میں ایک عمر اور آ گیا جس طرح کے یہ تھے تو پوری دنیا سے باطل مٹ جائے گا باطل کو سرنگوں ہونا پڑے گا پوری دنیا حق پے آئے گی جس دن ایک عمر اس طرح کا اور اٹھ گیا وہ کہتے ہیں کہ دعا کرو مسلمانوں میں کوئی دوسرا عمر نہ پیدا ہو جائے اس قدر آپ کی شخصیت کو اور آپ کی شخصیت کے فیض کو یہ لوگ ماننے پے مجبور اور آپ کی زندگی کی سادگی کی مثالیں اور آپ کے دور میں نئ جن چیزوں کو ایجاد کیا گیا وہ آج تک دوبارہ ان پر کوئی نئ تحقیق نہیں ہو سکی جو سیدنا فاروق اعظمؓ جو کر گئے ہیں اسی تحقیق کے اوپر دنیا آگے چل رہی ہے کوئی نئی بات اس میں ایڈ نہیں کر سکے.یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس سے بہتر وہ پیش کر گئے ہیں جو وہ کر گئے اسی کو مذید آگے چلا رہے ہیں اس میں کوئی نئی بات نہیں بنا سکی یہ آپ کا باطن اور آپ کی نظر جو مستقبل کو دیکھ لیتی تھی اس کا فیض ہے تو

لہذا سیدنا فاروق اعظمؓ کی زندگی سے ہمیں جو سبق ملتا ہے فقر کے حوالے سے ہمیں بھی اسی طرح کی زندگی کا معاملہ اللہ عطا فرمائے (آمین) کہ ہمیں بھی ایسے ہی جینا نصیب ہو کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پھر بھی فقر کی حالت اور ساری برکتیں لیئے ہوئے پھر بھی آپ کا انداز عاجزانہ.تو اللہ ایسا ہمیں نصیب فرمائے اور اللہ آپ کی قبر انور پر مزید کروڑوں برکتیں رحمتیں نازل فرمائے اور اللہ آپ کی سچی محبت سے ہمارے دلوں کو آباد رکھے (آمین)